پروگرام نمبر 4

سامعین یہ ایک فطری سی بات ہے کہ جس چیز کو سب سے زیادہ پیار کیا جائیگا اُس سے توقعات بھی زیادہ وابستہ کی جاتی ہیں۔ اُس سے یہ توقع بھی کی جاتی ہے کہ اِس سے میرے اعتماد کو کبھی ٹھیس نہیں پہنچے گی۔ لیکن اگر کبھی موقعے پر اعتماد کو دھچکا سا لگ جائے تو سارے خواب اور منصوبے بکھر کر رہ جاتے ہیں اور یہی وہ لمحہ ہے جہاں سے دوریوں کے سائے شروع ہوتے ہیں۔

خُدا نے آدم اور حوا سے حد سے زیادہ عقیدت اور پیار کیا اِسقدر پیار کہ اُن کو زمین کی مٹی سے اپنی شبیہ پر جیتی جان بنایا۔ اُن کے رہنے کیلئے عدن میں ایک خوبصورت باغ لگایا اور خوشنما درختوں سے اُس باغ کو بھر دیا اور زندگی کی حقیقی نعمتیں اُن کو مہیا کیں۔ لیکن آدم اور حوا نے اِس خلوص، عقیدت اور پیار کے جواب میں کیا دیا؟ دکھ۔ پریشانی اور اذیت۔ اُس وقت پہلی مرتبہ خُدا کو اپنی ہی بنائی ہوئی تخلیق پر اور اپنی ہی بنائی ہوئی شبیہ پر شدید صدمہ ہوا۔

آدم اور حوا نے خُدا کے اعتماد کو کیوں ٹھیس پہنچائی؟ کونسی ایسی شیطانی طاقت تھی جس نے اُن کو اپنے پیارے محسن اور اپنے خُدا سے دور کر دیا۔ اِس افسوسناک واقعے کے مختلف پہلوؤں پر توجہ دینے سے پہلے ہمیں ایک دو تمہیدی بیانات کو مدِنظر رکھنا ہے۔

بنی نوع انسان کے انقلاب کا بیان پیدائش کی کتاب 2 باب 4 آئیت سے 3 باب کی 24 ویں آئیت تک پایا جاتا ہے۔ اِس سبب سے کہ یہ عبارت کافی حد تک اُس تخلیق کے بیان سے ملتی ہے جو پیدائش کے پہلے باب کی پہلی آئیت سے لے کر 2 باب کی تیسری آئیت میں ہے۔ لہٰذا ہمیں بائبل مقدس کے اِن حوالہ جات کی خصوصیات کو مدِنظر رکھنا چاہیے۔ پیدائش پہلا باب پہلی آئیت سے لیکر 2 باب کی تیسری آئیت میں تخلیق کا اجمالی اور مجموعی بیان پایا جاتا ہے۔ لیکن یہ عبارت اِس بیان کو دہراتی ہے اور تخلیق انسان کو زیادہ مفصل طور پر ظاہر کرتی ہے۔ پہلے بیان کا موضوع کُل عالمین ہے جس میں انسان بھی شامل ہے کُل عالمین کا سرچشمہ لامحدود اور پُردانش خدائے واحد کو ثابت کیا گیا ہے۔

دوسرے بیان کا عظیم موضوع انسان ہے اِس عبارت میں اُسے اپنے خالق کی شبیہ پر ہونے کی وجہ سے اُس کا اصلی و اعلیٰ مرتبہ ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کُل کائنات کا تاج اور مالک ہے۔ اِس منزل پر یعنی آدم کی پیدائش پر ہم پہلی دفعہ اصلی رنگ میں تاریخ کی سرحد کے اندر قدم رکھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ الہامی انکشاف میں انسانی ذرائع ابلاغ کو استعمال کیا جائے۔ دُنیا کی اولین تاریخی حالت کے بارے میں ہمیں اِن باتوں کا علم ہے۔ پہلی بات جو ہم جانتے ہیں

وہ یہ ہے کہ انسان کی رہائش گاہ باغِ عدن تھی اور اس رہائش گاہ کے بارے میں دو مشہور دریاؤں کا ذکر ہے یعنی دریائے فرات اور دریائے دجلہ ۔ بائبل مقدس میں پیدائش ۲ باب 8 سے 14 آیت تک یوں لکھا ہے ۔ " اور خداوند خدا نے مشرق کی طرف عدن میں ایک باغ لگایا اور انسان کو جسے اس نے بنایا تھا وہاں رکھا اور خداوند خدا نے ہر درخت کو جو دیکھنے میں خوشنما اور کھانے کیلئے اچھا تھا زمین سے اگایا اور باغ کے بیچ میں حیات کا درخت اور نیک و بد کی پہچان کا درخت بھی لگایا اور عدن سے ایک دریا باغ کے سیراب کرنے کو نکلا اور وہاں سے چار 4 ندیوں میں تقسیم ہوا ۔ پہلی کا نام فیشون ہے جو حویلہ کی ساری زمین کو جہاں سونا چوکھا ہوتا ہے اور وہاں موتی اور سنگِ سلیمانی بھی ہیں اور دوسری ندی کا نام جیحون ہے جو کوش کی ساری زمین کو گھیرے ہوئے ہے اور تیسری ندی کا نام دجلہ ہے جو اسور کے مشرق کو جاتی ہے اور چوتھی ندی کا نام فرات ہے ۔" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باغِ عدن جنوب مغربی ایشیا میں تھا ۔ عام مشہور روایت جس کی تصدیق جدید سائنسی تحقیقات سے ہوتی ہے وہ سطحِ مرتفع جو کوہِ قاف کے جنوب میں یعنی اس پہاڑی سلسلے کے جنوب میں ہے جو بحرِ اسود سے مشرق کی طرف بحرِ کیسپین تک پھیلا ہوا ہے یہ وہی علاقہ ہے جو بنی نوع انسان کا گہوارہ تھا ۔

دوسری بات جو الہامی بیان سے ظاہر ہوتی ہے وہ انسانی معاشرے کے بارے میں ہے ۔ آدمی اس لئے نہیں بنایا گیا تھا کہ تنہا رہے اور نہ ہی اسے کسی اعلیٰ قسم کی حیوانی مخلوق سے رفاقت کیلئے پیدا کیا گیا تھا بلکہ اس کے اپنی جنس کے ساتھ اور خاندانی زندگی میں رہ کر ہی اپنے وجود میں رہنے کے اعلیٰ ترین مقاصد پورے ہو سکتے ہیں ۔ جیسا کہ پیدائش ۲ باب 18 سے 24 ویں آیت تک لکھا ہے ۔ اور خداوند خدا نے کہا کہ آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں ۔ میں اس کیلئے ایک مددگار اسکی مانند بناؤں گا ۔ اور خداوند خدا نے کل دشتی جانور اور ہوا کے کل پرندے مٹی سے بنائے اور ان کو آدم کے پاس لایا کہ دیکھے کہ وہ انکے کیا نام رکھتا ہے اور آدم نے جس جانور کو جو کہا وہی اسکا نام ٹھہرا ۔ اور آدم نے کل چوپایوں اور ہوا کے پرندوں اور کل دشتی جانوروں کے نام رکھے پر آدم کیلئے کوئی مددگار اسکی مانند نہ ملا ۔ اور خداوند خدا نے آدم پر گہری نیند بھیجی اور وہ سو گیا اور اس نے اسکی پسلیوں میں سے ایک کو نکال لیا اور اسکی جگہ گوشت بھر دیا ۔ اور خداوند خدا اس پسلی سے جو اس نے آدم میں سے نکالی تھی ایک عورت بنا کر اسے آدم کے پاس لایا ۔ اور آدم نے کہا کہ یہ تو اب میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے اس لئے وہ ناری کہلائیگی کیونکہ وہ نر سے نکالی گئی ۔

اِس واسطے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑ دیگا اور اپنی بیوی سے مِلا رہیگا اور وہ ایک
تن ہوں گے۔"

حوا کی پیدائش سے نسلِ انسانی کے پیدائشی اتحاد اور مساوات کی حقیقت سِکھائی جاتی
ہے ۔ تیسری بات جو الہامی بیان میں ہے وہ انسان کے پیشے سے متعلق ہے ۔ بنی نوع انسان
کا مقصدِ زندگی سُستی اور بےکاری ہرگز نہیں ۔ بےکاری اور سُستی سے انسانی قوتیں زنگ آلود
ہو جاتی ہیں اور انسان پر اخلاقی زوال آجاتا ہے چنانچہ آدم کو باغِ عدن کا باغبان مقرر کیا گیا
اِس کے عِلاوہ ایک اور بات انسان کی اخلاقی حالت کے بارے میں ہے ۔ تاریخ نویس خدا کے
ساتھ پوری رفاقت ، کامل معصومیت اور اعتقاد کی مُبارک بادی اور وسیع آزادی کا نقشہ
کھینچتا ہے ۔ آدم کی آزادی سراسر لامحدود نہ تھی لیکن صرف ایک ہی بات ممنوع تھی یعنی جیسا
پیدائش کی کتاب 2 باب اُسکی 16 سے 17 آیت میں لکھا ہے ۔ " اور خداوند خدا نے آدم کو حکم
دیا اور کہا کہ تو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے لیکن نیک و بد کی
پہچان کے درخت کا کبھی نہ کھانا ۔"

لازمی ہے کہ آزادی کی حدود ہوں ۔ انسان کو قانون کی عزت و تکریم کرنی چاہیے اور لازمی ہے
کہ وہ خود غرضی کی خواہشات کو اعلیٰ مفادات کی خاطر مغلوب کر دے ۔

گو انسان دُنیا میں حاکم ہے پھر بھی لازماً اُس کا فرض ہے کہ خدا کا محکوم رہے ۔ یہ تو تھا دنیا
کی اولین تاریخی حالت کا ایک جائزہ اور اب ذکر ہے انسان کی حکم عدولی کا جِس کی بِنا پر خدا کو
صدمۂ شدید ہوا ۔

عالمین میں خطا اور خطا کار پیشتر سے موجود ہیں دونوں باغِ عدن میں داخل ہوتے ہیں اژدہا
یا تو شیطان کے کارندے یا نمائندے کے طور پر ظاہر ہوتا ہے ۔ انجیل پاک کی کتاب یوحنا 8 باب
اُسکی 44 ویں آیت میں لکھا ہے ۔ " تم اپنے باپ ابلیس سے ہو اور اپنے باپ کی خواہش
کو پورا کرنا چاہتے ہو وہ شروع ہی سے خونی ہے اور سچائی پر قائم نہیں رہا کیونکہ اُس
میں سچائی ہے ہی نہیں ۔ جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو اپنی ہی سی کہتا ہے کیونکہ وہ جھوٹا ہے بلکہ
جھوٹ کا باپ ہے ۔

مکاشفہ 12 باب اُسکی 9 آیت میں یوں درج ہے ۔ " اور وہ بڑا اژدہا یعنی وہی پرانا
سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے اور سارے جہان کو گمراہ کر دیتا ہے زمین پر
گرا دیا گیا اور اُس کے فرشتے بھی اُس کے ساتھ گرا دیے گئے ۔

اِسی طرح مکاشفہ 2 باب اُسکی 2 آیت میں لکھا ہے ۔ " اُس نے اُس اژدہا یعنی پرانے سانپ کو

جو ابلیس اور شیطان ہے پکڑ کر ہزار برس کیلئے باندھا۔"

سامعین اب آپ ذرا آزمائش اور گناہ کے طریقۂ کار پر غور کیجئے۔ بائبل مقدس کے مطابق پہلے ایک ورغلانے والا سوال کیا گیا۔ "کیا واقعی خدا نے کہا ہے کہ باغ کے کسی درخت کا پھل تم نہ کھانا؟" پھر ایک بہتان آمیز جھوٹ بولا گیا۔ "تم ہرگز نہ مرو گے۔" پھر تیزی سے یکے بعد دیگرے خدا پر عدم اعتماد۔ نامناسب خواہش۔ غلط انتخاب اور برملا نافرمانی واقع ہوتی ہے۔ خدا کی طرف مائل ہونے کا طریقہ بالکل برعکس ہوتا ہے کیونکہ یہ لازم ہے کہ ہم سچائی قبول کریں۔ خدا پر اعتقاد رکھیں۔ مناسب خواہش کریں۔ صحیح فیصلہ کریں اور اعلانیہ خدا کے وفادار اور محکوم بنیں۔

اور اب اُس سزا کا ذکر ہے جو انسان کیلئے خدا کے فرمان کے عین مطابق ہے اور یہ سزا انسان آج تک بھگت رہا ہے۔ پھر اُس حکم عدولی کے بعد قدرتی اور لازمی نتیجہ واقع ہوتا ہے یعنی جرم اور اجنبیت کا احساس۔ پیدائش 3 باب اُسکی 8 آیت میں لکھا ہے۔ "اور انہوں نے خداوند خدا کی آواز جو ٹھنڈے وقت باغ میں پھرتا تھا سُنی۔ اور آدم اور اُسکی بیوی نے اپنے آپکو خداوند خدا کے حضور سے باغ کے درختوں میں چھپایا۔" اِس کے علاوہ خدا کی طرف سے انسان کیلئے سزا کا فتویٰ صادر ہوتا ہے۔ عورت کا دردِ زہ بہت بڑھا دیا گیا اور مرد کیلئے سخت محنت کا حکم جاری ہوا۔ لیکن اِس کے باوجود دونوں کو ایک ہی جلالی اور شاندار اُمید دی جاتی ہے یعنی ایک موعودہ نسل کا ذکر ہوا۔ جو اژدھا کا سر کچلے گی۔ پیدائش 3 باب اُسکی 15 آیت میں مرقوم ہے۔ "اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا وہ تیرے سر کو کچلے گا اور تو اُسکی ایڑی پر کاٹے گا۔

اِس آیت میں باغِ عدن کے عین پھاٹک پر جس سے اب آدم اور حوا محروم تھے ہم مسیح کی مخلصی دینے کے کام کی دھندلی نبوت کی پہلی جھلک پاتے ہیں۔

اِس ٹھوس اور جامع بیان کی مناسبت سے ایک پُراثر اور پُرسوز گیت سماعت فرمائیے۔

7

S.NO	REEL.NO	BOOK.NO	SONG.NO	DURATION
255	25	27	31	2.31"

خدا نے انسان کو افضل اور بلند ترین رتبہ عطا کیا ہے ۔ اسے اپنی شبیہ پر بنایا۔ مٹی کی بے جان صورت میں زندگی کا دم پھونکا اور سب سے بڑھکر یہ کہ انسان کو خدائے بزرگ و برتر کے ساتھ رفاقت رکھنے کا موقعہ بھی ملا ۔

سامعین جہاں شیطان انسان کو گناہ میں پھنسانے کیلئے مکروہ اور گھناؤنے فعل کا مرتکب ہوا ۔ وہاں خدا بنی نوع انسان کیلئے نجات اور مخلصی کا باعث بھی ہوا ۔ اور یہی وہ لمحہ ہے جہاں سے قربانی کی رسم کا آغاز ہوا ۔

ہم اپنے اگلے پروگرام میں اسی موضوع پر آپ سے گفتگو کریں گے ۔ ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامل ہوں جب ہم دوبارہ کلام الہی میں انسانی عروج و زوال پیش کریں گے ۔ سامعین اس پروگرام کی اہمیت اور تقدس کو ذہن میں رکھتے ہوئے آپ سے درخواست ہے کہ اس سلسلے کا کوئی بھی پروگرام سننا مت بھولیئے گا ۔

بہنو اور بھائیو ۔ اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے اور کلام الہی کے گہرے مطالعے کیلئے اگر آپ ہمارے نشر کردہ اس پروگرام کا مسودہ حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں لکھ کر مسودہ نمبر ۷ طلب کریں ۔ پروگرام کے پتے کا اعلان ہم اس پروگرام کے آخر میں کریں گے ۔

یہ مسودہ آپکو تقریباً چھ ہفتے میں مل جائیگا ۔

اب ہم آپ سے اجازت چاہتے ہیں

خدا حافظ